وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَن تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِن ظُهُورِهَا وَلَٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقَىٰ وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ[2:189]

اور یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے کہ تم گھروں میں پچھواڑے کی طرف سے (پھاند کر) آؤ۔ بلکہ نیکی تو یہ ہے کہ (آدمی غلط کاری سے) پرہیز گاری اختیار کرے۔ اور گھروں میں ان کے دروازوں سے داخل ہوا کرو۔ اور خدا سے ڈرو (اس کے قہر و غضب سے بچو) تاکہ تم فلاح پاؤ۔

حدیث نبوی صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم

انَا مَدِینَۃُ العِلمِ وَعَلِیّ بَابُھَاوَلَایُوتَی المَدِینَۃُاِلّامِن بَابِھَا

میں ؐعلم کا شہر ہوں اور علیؑ اس کا دروازہ ہے اور شہر میں دروازے کے بغیر داخل نہیں ہونا چاہیے۔

امیر المومنین علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا:

ہم ہی وہ گھر ہیں اللہ نے جن کے دروازوں سے آنے کو حکم دیا ہے ہم اللہ کا دروازہ اور گھر ہیں جن میں آنے کیلیئے کہا گیا ہے پس جس نے ہمارا اتباع کیا ہماری ولایت کا اقرار کیا تو گھروں میں دروازے سے آیا اور جس نے ہماری مخالفت کی اور ہمارے غیر کو ہم سے افضل قرار دیا وہ گویا گھر کی پچھلی طرف سے آیا اگر اللہ چاہتا تو براہِ راست انسانوں سے اپنی ہستی کا تعارف کر دیتا یہاں تک کہ وہ اس کے پاس اس کے دروازے سے آیا کرتے لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنا دروازہ، راستہ اور وسیلہ قرار دیا ایسا دروازہ جس کے ذریعہ اللہ تک رسائی ہو جس نے ہماری ولایت سے منہ موڑا اور ہمارے غیر کو ہم پر ترجیح دی وہ گویا گھروں میں پشت سے آیا اور ایسے لوگ صراط مستقیم سے ہٹ گئے۔

(تفسیر صافی، جلد 1، صفحہ 370)